اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا (سورۃ القمر 1)

علاماتِ قیامت اور

حضرت امام مہدی علیہ السلام

از قلم

سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر

نور الہدیٰ فاؤنڈیشن

گلشن سعید شیخو پورہ روڈ

مانانوالہ فیصل آباد

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا (سورۃ القمر 1)

علامات قیامت اور حضرت امام مہدی علیہ السلام

از قلم
سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر نور الھدیٰ فاؤنڈیشن
گلشن سعید شیخوپورہ روڈ
مانانوالہ فیصل آباد

نام کتاب	:	علاماتِ قیامت اور حضرت امام مہدی
تحریر	:	سید محمد سعید الحسن شاہ
اشاعت بار اول	:	1998ء
اشاعت دوم	:	محرم 1433ھ (2011ء)
تعداد	:	1100
ہدیہ	:	40 روپے
سرورق	:	ایم شکیل ڈائیز سٹوڈیو
پرنٹر	:	حزب الاسلام پرنٹر فیصل آباد
ناشر	:	نور الہدیٰ فاؤنڈیشن رجسٹرڈ فیصل آباد 0300-6689936

ملنے کے پتے

نور الہدیٰ فاؤنڈیشن گلشن سعید مانانوالہ فیصل آباد

فون:۔

مکتبہ: نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبہ: نوریہ رضویہ، فیصل آباد

الحسن بک سنٹر رسول پلازہ کوتوالی روڈ فیصل آباد، فون:۔ 2616290

فہرست مضامین

نَحْمَدَ اللّٰہ تَعالےٰ و نُصلّی و نُسلّم علیٰ رَسُولہِ المَجتبیٰ و علیٰ آلہ و اصحابہِ دائما اَبد اَمّا بعد اعوذ باللّٰہ من الشّیطٰن الرّجیم بِسْم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ؕ

الحمد اللہ تعالیٰ ہم مسلمان اس بات پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ خالق عالم جل شانہ نے رسول محتشم رحمت عالم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دین اسلام کی صورت میں ہمیں ایک ایسا مکمل ترین ضابطہء حیات عطا فرمایا کہ جس نے ہر دور میں زندگی کے ہر موڑ پر نہایت احسن انداز میں راہنمائی فرمائی۔ مذاہب عالم میں یہ شرف صرف اور صرف دین اسلام ہی کو حاصل ہے کہ یہ نہ صرف عین فطرت انسانی کے مطابق ہے بلکہ اس پر عمل کرنے والا دینی، سیاسی، سماجی، تمدنی، معاشی، اقتصادی، سائنسی، معاشرتی غرض یہ کہ ہر شعبۂ حیات میں اس قدر راہنمائی حاصل کر لیتا ہے کہ اسے کوئی تشنگی باقی نہیں رہتی۔ اس دین متین کی کتاب ہدایت قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ **"ولا رطب ولا یابس الّا فی کتابِ مبّین"۔**

ترجمہ: ''یعنی (پوری کائنات میں) کوئی بھی شے خواہ وہ خشک ہو یا تر ایسی نہیں ہے کہ جس کا تذکرہ اس بیان کرنے والی کتاب میں موجود نہ ہو''۔

لاریب یہ کتاب کائنات کے تمام علوم کو محیط ہے۔ جبکہ صاحب قرآن تاجدار عرب وعجم شفیع معظم رحمت عالم ﷺ کے بارہ میں خلاق عالم جل شانہ کا ارشاد ذی شان ہے کہ **"علّمک مالم تکن تعلم"۔**

ترجمہ: ''یعنی (ہم نے) سکھا دیا آپ کو وہ سب کچھ جو بھی آپ نہ جانتے تھے'' اور اسی طرح آیت مبارک "**الرحمٰن علم القرآن**" بھی اس بات پر شاہد عدل ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین نے اپنے رسول رحمت العالمین ﷺ کو کائنات کے سبھی علوم سکھا دیئے جن کے مطالعہ سے قارئین کرام کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ پروردگار عالم جل شانہ نے اپنے رسول مجتبیٰ ﷺ کو کس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے۔ اس جگہ احادیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ سے چند ایک روایات مقدسہ نقل کی جاتی ہیں۔

رسول مجتبیٰ ﷺ کا علم غیب احادیث کی روشنی میں

1- حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور اس وقت سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا اس کا ذکر فرمایا جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو اس کو بھول گیا وہ بھول گیا اور بیشک میرے ساتھی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں اور میں مذکورہ واقعات سے جب کوئی شے بھول جاتا ہوں، پھر وہی ظہور پذیر ہوتی ہے، تو مجھے اسی طرح یاد آ جاتی ہے جیسے کہ کسی آدمی کا چہرہ دیکھا تھا پھر وہ چلا گیا (اور میں اسے بھول گیا) پھر جب اس کو دیکھوں گا پہچان لوں گا''۔

(بخاری مسلم، خصائص کبریٰ جز ثانی، مشکوٰۃ جز ثالث)

2- حضرت ابو زید ؓ سے مروی ہے کہ حضورت سرور کائنات ﷺ نے ہم کو نماز فجر پڑھائی، پھر آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، آپ ﷺ منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر خطبہ دیا (نماز عصر ادا فرمانے کے بعد بھی خطبہ جاری رہا) یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا جو واقعہ قبل ازیں گزر چکا تھا اور جو کچھ بھی قیامت تک پیش آنے والا تھا، حضور خواجہ کونین ﷺ نے وہ سب کچھ بیان فرما دیا جو زیادہ یاد رکھنے والا ہے، وہی زیادہ عالم ہے۔

(مسلم شریف، خصائص کبریٰ، اسی طرح عمرا خطب انصاری ؓ سے مروی ہے (مشکوٰۃ شریف)

3- حضرت ابی ذر غفاری ؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے آسمان پر اڑنے والے ہر پرندے تک کا ہم سے ذکر فرما دیا۔ (خصائص کبریٰ)

4- حضرت عمر فاروق اعظم ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوقات کے بالکل ابتداء سے تمام حالات و واقعات کی خبر دینا شروع کی اور قیامت تک کے واقعات بتا دیئے یہاں تک کہ جنتی جنت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں۔ جو یاد رکھ سکا، اس نے یاد رکھا اور جو بھول

گیا سو بھول گیا۔ (صحیح بخاری شریف جز ثالث)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔ (خصائص کبریٰ)

5- حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ جل شانہ کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ میں فرشتے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ تو خوب جانتا ہے پس اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ میں نے اس کی سردی اپنے سینے میں محسوس کی، پس میں نے جان لی، ہر وہ چیز جو زمین و آسمان میں تھی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

(ترجمہ) ''اور اس طرح دکھائی ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو زمین و آسمان کی بادشاہت تا کہ وہ یقین والوں سے ہو جائے''۔ (مشکوٰۃ جز اول) تقریباً اس کی مثل حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (مذکورہ)

6- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے واسطے دنیا ظاہر کی گئی اور میں نے دنیا کو اور قیامت تک ہونے والے واقعات کو اس طرح دیکھ لیا کہ جس طرح میں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔ (خصائص کبریٰ جز ثانی)

7- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا بھولنے کا اظہار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہر ایسے فتنے کے قائد کہ جس کے تابعداروں کی تعداد تین سو یا زیادہ ہوگی، اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام بھی ہمیں بتا دیا۔

(سنن ابی داؤد)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے علم مصطفیٰ ﷺ کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ اس موضوع پر بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں، مگر ہم نے صرف ضرورت کے مطابق یہاں چند ایک نقل کی ہیں۔

حضور سرور کائنات ﷺ کی پیشین گوئیاں

حضور سرور کائنات ﷺ کے بہت سے ارشادات عالیہ (پیش گوئیاں) جو کہ پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ ان میں سے چند ایک نقل کی جاتی ہیں تا کہ طالب حق کے لئے نشان راہ ہوں۔

1- حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "(میرے بعد) خلافت تیس سال تک رہے گی۔ پھر بادشاہت میں تبدیل ہو جائے گی"۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، مشکوۃ)

2- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو طلب فرمایا اور ان کے ساتھ میدان بدر میں پہنچے (اور زمین پر نشان لگا کر فرماتے تھے) یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور پھر اپنے دست مقدس کو زمین پر (مختلف جگہوں پر) رکھتے تھے اور فرماتے تھے (فلاں کافر) اس جگہ (گر کر مرے گا اور (فلاں) اس جگہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے ذرہ بھر بھی تجاوز نہ کیا (وہیں گر کر مرا) کہ جہاں حضور اکرم ﷺ نے اس کا نام لے کر ہاتھ رکھا تھا۔ (صحیح مسلم۔ مشکوۃ)

3- حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب تم مصر کو فتح کرو۔ مصر ایک زمین ہے کہ جس میں قیراط کا چرچا ہے۔ جب تم اس کو فتح کر لو، تو اس کے رہنے والوں پر احسان کرنا، کیونکہ ان کے لئے ذمہ ہے اور قرابت ہے یا فرمایا کہ ذمہ اور سسرال ہے، پھر جب تم وہاں ایک اینٹ کی جگہ دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھو تو تم مصر سے نکل جانا" حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ عبدالرحمٰن بن شرجیل بن حسنہ اور اس کا بھائی ربیعہ ایک اینٹ کی جگہ کے لئے جھگڑ رہے تھے، تو میں مصر سے نکل گیا۔ (صحیح مسلم، مشکوۃ شریف)

مصر، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فتح ہوا۔ ابن خلدون میں ہے کہ اسلامی

فوجیں سنہ 21، سنہ 23 یا سنہ 25 میں (اختلاف کے ساتھ) عمر بن العاص کی زیر قیادت مصر کی طرف روانہ ہوئیں۔ ابن اثیر نے سنہ 16 کو ترجیح دی ہے۔ پھر وہ سب واقعہ پیش آیا جس کا حضرت ابی ذرؓ تذکرہ کر رہے ہیں جیسے کہ سرور عالم ﷺ نے پیش آنے سے بہت عرصہ پہلے ہی بیان فرما دیا تھا۔

4- حضرت ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ ایک پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم) بھی موجود تھے۔ اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ٹھہر جا! حرکت نہ کر۔ تجھ پر نبی ہے، صدیق ہے اور شہید موجود ہیں۔ (خصائص کبریٰ)

ہر شخص جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد مذکورہ صحابہ کرام مرتبہ شہادت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے اور اس بات کی خبر سید عالم ﷺ نے بہت پہلے ہی دے دی تھی۔ اس حدیث پاک کے علاوہ بھی خصائص کبریٰ میں بہت سی احادیث مبارکہ منقول ہیں کہ جن میں خواجہ کونین ﷺ نے مذکورہ صحابہ اور بہت سے دوسرے صحابہ کرام کی شہادت وغیرہ کی باتیں تفصیل سے بیان فرمائیں بلکہ اپنے نواسے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا تذکرہ فرماتے ہوئے یہاں تک نشاندہی فرما دی کہ:

5- حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے سرور عالم ﷺ نے تھوڑی سی مٹی عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس مٹی کو سنبھال کر رکھ لو، جس دن یہ خون بن جائے سمجھ لینا کہ میرا نواسہ شہید کر دیا گیا ہے، چنانچہ سن 60ھ 10 محرم الحرام کو وہ مٹی خون بن گئی۔ (خصائص کبریٰ جلد دوم)

6- اسی طرح سرور کائنات ﷺ نے فتوحات اسلامیہ کی خبر دی اور فرما دیا کہ فلاں شہر اور علاقہ فتح ہوگا اور فلاں فلاں واقعات پیش آئیں گے۔ حتیٰ کہ حضرت سراقہؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ ''اے سراقہ وہ کیسا وقت ہوگا کہ جب تمہارے ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہوں گے''۔ تو جب فاروق اعظمؓ کے زمانہ خلافت میں ایران فتح ہوا اور مال غنیمت کے ساتھ کسریٰ کے کنگن بھی دربار خلافت میں پہنچے، تو حضرت فاروق اعظمؓ نے وہ دونوں

کنگن حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں پہنا دیئے اور کہا کہ ”حمد ہے اس خدا تعالیٰ کی جس نے کسریٰ کے ہاتھوں سے کنگن چھین کر سراقہ کے ہاتھوں میں پہنا دیئے“ ایسے ہی

7- حضور ﷺ نے فرمایا میرے بعد خلافت تیس برس ہوگی۔ پھر بادشاہت ہوگی، چنانچہ خلافت تیس برس رہی پھر حضرت امیر معاویہ کی حکومت شروع ہوگئی۔

8- یوں ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا لعاب دہن چٹاتے ہوئے ان کی والدہ سے فرمایا کہ یہ ”ابوالخلفاء“ ہیں یعنی کئی حاکموں کے باپ ہیں، چنانچہ خاندان عباسی کی بہت عرصہ تک حکومت رہی۔ (خصائص کبریٰ)

یہ تمام اخبار و واقعات پوری شرح وبسط کے ساتھ کتب تواریخ، سیر و احادیث میں مذکور ہیں۔ ہم نے ان کو انتہائی اختصار کے ساتھ یہاں نقل کیا ہے، کیونکہ شرح وبسط کی صورت میں کتاب کی ضخامت بہت بڑھ جاتی، پھر ان کے سوا اور بھی بہت سے واقعات ہیں کہ جن کو اختصاراً بھی درج نہیں کیا جا سکا اور وہ مذکورہ کتب میں جابجا پائے جاتے ہیں۔ دراصل ثابت کرنا تو صرف یہ مقصود تھا کہ رسول عربی ﷺ نے قیامت تک کے واقعات بیان فرمائے اور جو کچھ بیان فرمایا بالکل برحق بیان فرمایا اس میں شبہ کا شائبہ تک بھی نہیں۔ اس لئے کہ ”وہ اپنی مرضی سے نہیں فرماتے، وہی کچھ فرماتے ہیں جو ان کو وحی کی جاتی ہے“۔ (القرآن)

مذکورہ بالا اخبار و واقعات تو عام حالات کے مطابق تھے جو بیان فرمائے گئے اور پورے ہوئے۔ اب اس جگہ ہم حضور پرنور ﷺ کی ارشاد فرمودہ قیامت کی کچھ نشانیاں بھی اختصاراً نقل کرتے ہیں، جن میں کچھ تو پوری ہوگئیں اور کچھ پوری ہو رہی ہیں۔

علامات القامۃ

حجاز کی آگ :

حضرت سعید ابن المسیب ، حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی ۔ یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصرہ (شام کے ایک شہر) کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی ۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم کتاب الفتن)

یہ پیشین گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ سنہ 654ھ جمادی الاولیٰ کی آخری تاریخ کو مدینہ طیبہ میں کئی بار زلزلہ آیا، چونکہ یہ خفیف تھا، اس لئے کسی کو محسوس ہوا اور کسی کو محسوس نہ ہوا۔ پھر منگل کے دن سخت زلزلہ آیا جسے سب نے محسوس کیا۔ پھر 3 جمادی آلاخر بدھ کی رات کے آخری حصہ میں اتنا شدید زلزلہ آیا کہ اس کی ہیبت سے لوگ کانپ گئے زلزلوں کا یہ سلسلہ جمعہ کے دن تک جاری رہا۔ زلزلہ کی آواز بجلی کی کڑک وگرج سے زیادہ تھی ۔ زمین اور دیواروں پر لرزہ طاری تھا، صرف ایک دن میں اٹھارہ بار زلزلہ آیا۔ جمعہ کے دن دوپہر سے قبل زلزلوں کا سلسلہ بند ہو گیا۔ دوپہر کے وقت مدینہ طیبہ کے مشرق کی جانب کچھ فاصلہ پر (بنی قریظہ کے حرہ کے قریب) آگ نمودار ہوئی ۔ اس کے ظاہر ہونے کی جگہ سے آسمان پر دھواں پھیل گیا جو اس کثرت سے تھا کہ اس نے تمام افق کو گھیر لیا۔ جب تاریکی چھا گئی اور رات آگئی تو اس کے شعلے بہت تیز ہو گئے ۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ آگ بہت بڑا قلعہ بند شہر ہے جس میں بڑے بڑے برج اور مینار دکھائی دیتے تھے اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آدمیوں کی ایک بہت بڑی جماعت ہے، جو اسے کھینچ کر لا رہی ہے۔ اس آگ کو دیکھ کر اہل مدینہ سخت خوفزدہ ہوگئے، چنانچہ قاضی سنان حسینی کہتے ہیں ''میں امیر مدینہ عزیز الدین کے پاس گیا اور کہا کہ ہم کو عذاب نے گھیر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیجئے ۔ یہ سن کر اس نے اپنے تمام غلام آزاد کر دیئے اور لوگوں کے اموال ان کو واپس کر دیئے پھر وہ اپنے قلعہ سے نکل کر حرم نبوی میں آیا، اس نے اور تمام اہل مدینہ نے حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں نے بھی وہ رات حرم شریف میں گزاری ۔ لوگ گریہ وزاری کرتے ہوئے روضہ

اقدس کے گرد کھڑے اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہے تھے اور نبی الرحمۃ ﷺ سے پناہ طلب کر رہے تھے"۔

علامہ قسطلانی جنہوں نے اس آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی، فرماتے ہیں کہ یہ آگ بڑھتی ہوئی حرہ اور وادی شظات کے متصل آ پہنچی، وادی شظات سے گزر کر یہ آگ حرم نبوی کے مقابل آ کر ٹھہر گئی۔ اس آگ کی آواز (رعد) بجلی کی مانند تھی اور دریا کی طرح موجیں مارتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سرخ اور نیلی نہریں رواں دواں ہیں۔ اس آگ کی شدت حرارت اس قدر تھی کہ وہ تیر کے فاصلے تک اس کی حرارت کے شعلے اور ہیبت پہنچی تھی۔ ان تمام باتوں کے باوجود مدینہ طیبہ میں خنک اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں اور آگ کی ہلکی سی تپش بھی محسوس نہ ہوتی تھی، حالانکہ اس آگ کی روشنی حرم نبوی اور جملہ مکانات مدینہ کو مثل آفتاب کے روشن کئے ہوئے تھی۔ یہاں تک کہ لوگ رات کو اس کی روشنی میں کام کرتے تھے۔ ان دنوں آفتاب و مہتاب کو گہن لگ گیا تھا اور یہ آگ جس بھی پتھر یا درخت کے قریب پہنچتی جلا کر بھسم کر دیتی، پتھر رانگ کی طرح پگھلتے ہوئے نظر آتے آگ کے پگھلے ہوئے پتھروں اور راکھ کی لیک بہت بڑی دیوار بن گئی جو بہت عرصہ تک انسانوں اور جانوروں کے لئے سدراہ بن گئی (اس کے نشانات اب تک کچھ نہ کچھ مل سکتے ہیں۔ اہل مدینہ اس جگہ کو جبس کہتے ہیں) انتہائی تعجب کی بات ہے اور حضور ﷺ کا ایک عظیم معجزہ ہے کہ جب یہ آگ حرم نبوی ﷺ کے متصل پہنچی، تو وہاں ایک بہت بڑا پتھر تھا جس کا نصف حصہ حرم شریف میں داخل تھا اور نصف حصہ سرزمین حرم سے باہر تھا، آگ اس پتھر کو بھی آ لگی اور تیزی سے اس کو پگھلانا شروع کر دیا، لیکن جب حرم سے باہر کا حصہ جل گیا اور آگ داخلی حصہ تک پہنچی تو وہاں پہنچتے ہی یک لخت بجھ گئی (**سبحان اللہ تعالیٰ وانّ اللہ علی کلِّ شیٍٔ قدیر**)۔

مخبر صادق ﷺ کے فرمان مقدس کے مطابق شہر بصرہ تک اس آگ کی روشنی پہنچی (البتہ دوری کی وجہ سے اتنی بلند تھی) اونٹوں کی گردنیں اس سے روشن ہو گئیں۔ یہ آگ باون دن روشن رہی۔ (وفاء الوفا۔ جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب۔ تاریخ مدینہ۔ شرح صحیح مسلم از امام نودی)

حادثہ بغداد

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''میری امت کے لوگ ایک پست زمین میں کہ جسے بصرہ کہا جائے گا۔ ایک دریا کے نزدیک اتریں گے جس کو دجلہ کہتے ہیں اس دریا پر پل ہوگا بصرہ کے باشندے بکثرت ہو جائیں گے، تو وہ مسلمانوں کا ایک بڑا شہر بن جائے گا۔ جب آخر زمانہ آئے گا تو قنطورا کے بیٹے آئیں گے (یعنی تاتاری) جن کے چہرے فراخ اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اس دریا (دجلہ) کے کنارے پر اتر آئیں گے۔ اس وقت بصرہ (بغداد) کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے جن میں سے ایک گروہ بیلوں کی دموں (یعنی بیلوں پر سوار ہو کر) بیابانوں میں پناہ لے گا اور ہلاک ہو جائے گا۔ ایک گروہ ان سے امان طلب کرے گا، وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ ایک گروہ اپنی اولاد کو پس پشت ڈال کر ان سے لڑائی کرے گا، وہ مرتبہ شہادت پر فائز ہوگا''۔ (رواہ ابی داؤد، مشکوٰۃ باب الملاحم)

یہ پیشین گوئی ماہ محرم سنہ 656ھ میں پوری ہوئی۔ جب چنگیز خان تاتاری کے پوتے ہلاکو نے بغداد کو تہہ تیغ کیا۔ یہاں ہم تفصیل تو درج کرنے سے معذور ہیں۔ اگر آپ کو تفصیل درکار ہو تو کتب تواریخ خصوصاً طبقات، شافیۃ الکبریٰ جز خامس، کا مطالعہ فرمائیں۔ البتہ اس پیشین گوئی کی وضاحت کے لئے ہم اختصاراً یہاں نقل کرتے ہیں۔ آخری خلیفہ معتصم باللہ کا وزیر محمد بن العلقمی رافضی تھا۔ یہ شہزادہ ابو بکر اور امیر رکن الدین دویدار کا سخت دشمن تھا، کیونکہ یہ دونوں اہل سنت تھے اور انہوں نے کرخ نامی گاؤں کے رافضیوں کو اس بناء پر سزا دی تھی انہوں نے اہل سنت کو لوٹ لیا تھا، چونکہ یہ بظاہر تو ان کے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا، اس لئے پوشیدہ طور پر ہلاکو، کو بغداد پر حملہ کرنے کی دعوت دی، دربار ہلاکو میں حکیم نصیر الدین طوسی ابن علقمی کا ہم مسلک تھا، اس نے بھی ہلاکو کو ترغیب دی، چنانچہ ماہ محرم سنہ 656ھ میں ہلاکو نے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ بغداد پر حملہ کر دیا۔ اہل بغداد نے مقابلہ تو کیا مگر اکثر قتل ہو گئے۔ کچھ جنگلوں کی طرف بھاگ

گئے اور وہاں ہلاک ہو گئے کچھ دریائے دجلہ کے پانی میں ڈوب گئے اور بغداد تاتاریوں کے گھیرے میں آ گیا۔ اس وقت ابن علقمی نے خلیفہ کو صلح و امان کا مشورہ دیا اور کہا کہ اس مقصد کے لئے میں خود ہلاکو کے پاس جاتا ہوں، چنانچہ وہ گیا اور واپس آ کر خلیفہ معتصم سے کہنے لگا جناب! ہلاکو کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح آپ کے بیٹے امیر ابو بکر سے کر دے اور آپ کو منصب خلافت پر مامور رکھے، مگر وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی اطاعت قبول کر لیں اور خود جا کر اس سے امان طلب کریں، لہٰذا آپ فوراً ایسے کر لیں تاکہ مسلمان خون ریزی سے بچ جائیں۔ خلیفہ مان گیا اور امرائے سلطنت کے ساتھ خود طلب امان کے لئے ہلاکو کے پاس پہنچا۔ خلیفہ کو ایک خیمے میں اتارا گیا پھر ابن علقمی دوبارہ شہر پہنچ گیا اور تمام بڑے بڑے علماء فقہا سے کہا کہ امیر المومنین بلاتے ہیں تاکہ سب شہزادہ صاحب کے عقد میں شامل ہوں۔ اس طرح وہ ان علماء کو گروہ در گروہ بھیجتا رہا اور پروگرام کے مطابق تاتاری ان کو قتل کرتے رہے۔ جب ان سب کا کام تمام ہو گیا تو امراء اور وزرائے سلطنت کی باری آ گئی، وہ بھی قتل کر دیئے گئے۔ پھر خلیفہ کی سب اولاد بھی قتل کر دی گئی۔ بعد ازاں خلیفہ کو دربار میں طلب کیا گیا۔ ہلاکو نے معتصم باللہ سے چند ایک باتیں دریافت کیں۔ پھر حکیم نصیر الدین کے مشورہ کے مطابق خلیفہ معتصم باللہ کو ایک بوری میں بند کر کے ہتھوڑے اور لاتیں مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ یہ واقعہ محرم الحرام سنہ 656ھ کو پیش آیا۔ پھر شہر پر اجتماعی حملہ کر دیا گیا شہر میں قتال و جدال کے ساتھ ساتھ خوب خوب عصمت دری بھی کی گئی۔ خود خلیفہ کے حرم کو بھی لوٹ لیا گیا اور آبرو ریزی کی گئی۔ غارت گری کا یہ بازار ایک ماہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ اور مورخین کے مطابق کم و بیش اٹھارہ لاکھ انسانوں کو قتل کر دیا گیا۔ خلیفہ معتصم کے ساتھ ہی خاندان بنو عباسی کی خلافت کا خاتمہ ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

دیگر علامات قیامت

مخبر صادق نبی برحق خواجہ کونین سرور کائنات ﷺ نے قیامت کی جونشانیاں بیان فرمائی ان میں سے کچھ یہ ہیں:

''علم اٹھالیا جائے گا، جہالت زیادہ ہوگی، زنا بہت ہوگا، شراب نوشی کثرت سے ہوگی، آدمی کم اور عورتیں زیادہ ہوں گی (بخاری و مسلم)۔

ذلیل لوگوں کی کثرت ہوگی، اجرت لینے والے منبروں پر بیٹھیں گے، قرآن شریف سازوں سے پڑھا جائے گا، مسجدوں میں نقش ونگار ہوں گے اور اونچے اونچے منبر بنائے جائیں گے۔ زکوٰۃ کوتاوان اور امانت کوغنیمت سمجھا جائے گا۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔ اپنے باپ کودور اور دوست کوقریب کرے گا۔ امت کے بعد والے پہلوں کو برا بھلا کہیں گے، فاسق آدمی قبیلہ کا سردار ہوگا۔ رئیس قوم ذلیل بن جائے گا، انسان کی عزت اس کی شرارت سے بچنے کے لئے کی جائے گی۔ (خصائص کبریٰ)

''نہر فرات سے سونا برآمد ہوگا اور وہاں خوں ریز جنگ ہوگی'' (بخاری و مسلم)

''زمانہ قریب ہوجائے گا یہاں تک کہ سال مہینہ کی مانند، مہینہ جمعہ کی مانند'' اور جمعہ ایک دن کی مانند اور دن ساعت کی مانند اور ساعت اٹھنے والے شعبے کی مانند ہوگی...... دین کے سوا دوسرے علوم حاصل کئے جائیں گے۔ گانے بجانے والیوں کی کثرت ہوگی۔ باجے ظاہر ہوں گے۔ سرخ ہوائیں چلیں گی۔ زلزلے آئیں گے اور لوگ زندہ دفن ہوں گے مساجد میں بلند آواز سے باتیں کی جائیں گی ریشم پہنا جائے گا (ترمذی)۔

رسول اللہ ﷺ کے ارشاد ذی شان کا مفہوم کہ قیامت سے قبل لوگوں کی نظر میں علماء کی عزت ختم ہوجائے گی لوگ سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہیں گے۔ عموماً علماء اور فقیہہ دنیا دار اور متکبر ہوں گے۔ عابد جاہل اور قاری فاسق ہوں گے۔ لوگ بکثرت شراب پئیں گے اور اس کا نام کوئی اور رکھ لیں گے۔ ہم جنس پرستی شروع ہوجائے گی۔ مساجد کوسجایا جائے گا۔ محرابوں پر

نقش ونگار کیے جائیں گے مگر دل خوف خدا سے خالی ہوں گے۔امانت دار کم ہو جائیں گے۔ تجارت بڑھ جائے گی حتی کہ میاں بیوی مل کر تجارت کریں گے۔اونچے مکانات بنانے پر فخر کی جائے گا۔حصول دولت کی خاطر لوگوں کی منافقانہ تعریف کی جائے گی۔خطیب منبروں پر جھوٹ بولیں گے۔آلات لہو کو حلال خیال کیا جائے گا۔مرد عمامے چھوڑ کر خوبصورت تاج اور ٹوپیاں پہنیں گے۔قرآن کریم کو تجارت بنالیا جائے گا۔کاتبوں کی کثرت اور علماء کی قلت ہوگی علم دین دنیا کی خاطر سیکھا جائے گا۔جھوٹی گواہی عام ہوگی۔اولاد زنا کی کثرت ہوگی۔لوگ اپنی بیویوں کو پہلے طلاق دے دیں گے پھر صلح کرلیں گے حالانکہ وہ زانی ہوں گے۔سردی کا موسم گرمی میں بدل جائے گا۔فحش امور ظاہر ہوں گے۔قتل اتنے ہوں گے کہ زمین خون سے سیراب ہو جائے گی۔انسانوں کی بجائے کتوں اور بلیوں کی پرورش میں دلچسپی ہوگی۔اچانک موت واقع ہوگی۔ قریبی لڑکی سے اس کی غربت کی وجہ سے شادی نہ کی جائے گی جبکہ غیر سے صرف مال کی خاطر شادی رچالی جائے گی۔نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھا جائے گا۔تقدیر کا انکار اور نجومی کی تصدیق کی جائے گی۔بادشاہ سیر وسیاحت امیر تجارت اور فقیر سوال کرنے کے لئے حج کریں گے۔عرب کی سرزمین سبزہ زاروں،نہروں اور چراگاہوں میں بدل جائے گی۔بعض لوگ بھیڑیوں کی طرح ہو جائیں گے۔حد سے تجاوز،زنا،ظلم اور زیادتی عام ہو جائے گی۔عورتیں حد سے آگے بڑھ جائیں گی نوجوان فاسق وفاجر اور بوڑھے دین سے دور ہو جائیں گے۔نااہل لوگوں کو بادشاہ بنادیا جائے گا۔سنت نبوی ﷺ کو چھوڑ کر بدعت کو اپنالیا جائے گا۔بغیر تحقیق کے حدیث بیان کردی جائے گی۔جھوٹی روایتیں گھڑی جائیں گی،وغیرہ وغیرہ۔

(خصائص کبریٰ جز ثانی کی بہت سی روایات کا خلاصہ)

بڑی نشانیوں کا ظہور

جنگ جدول :

جب مذکورہ بالا علامات پورے عروج پر ہوں گی تو ایک شخص یزید بن سفیان اموی کی اولاد سے سفیان کے نام سے جانب دمشق ظاہر ہوگا۔ وہ اہل بیت عظام کو بری طرح قتل کرے گا۔ شام ومصر کے اطراف میں اس کا حکم جاری ہوگا۔ اسی اثناء میں شاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ، اور دوسرے سے صلح ہوگی۔ لڑنے والا قسطنطنیہ پر قبضہ کرلے گا۔ شاہ روم شام میں آجائے گا اور دوسرے فرقہ کی مدد سے خونریزی لڑائی کے بعد فتح پالے گا۔ اس کے بعد ایک شخص کہے گا کہ یہ فتح صلیب کی مدد سے ہوئی۔ اسی بات پر عیسائی لشکر اور مسلمانوں میں لڑائی ہوجائے گی۔ بادشاہ اسلام شہید ہوجائے گا اور اہل ایمان مدینہ منورہ میں آجائیں گے۔ عیسائی سلطنت خیبر تک پھیل جائے گی۔

ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام :

اس وقت اہل اسلام امام مہدی کی تلاش میں ہوں گے تب حضرت امام کا ظہور ہوگا۔ آپ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے پاس تشریف فرما ہوں گے۔ وہاں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان آپ سے بیعت کی جائے گی۔ آپ کا اسم گرامی محمد بن عبداللہ ہوگا اور سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔ اہل اسلام کی مدد کے لئے ایک شخص حراث نامی ماوراء النہر سے ایک لشکر بھیجے گا۔ دوسری طرف ظالم سفیانی جس کا اوپر ذکر ہوا۔ حضرت امام کے مقابلہ کے لئے لشکر بھیجے گا، مگر وہ لشکر شکست کھا جائے گا۔ پھر وہ خود لشکر لے کر آئے گا، مگر زمین میں دھنس جائے گا یہ خبر دور دور تک پہنچے گی۔ اہل اسلام کثرت سے حضرت امام کے لشکر میں شامل ہوجائیں گے۔ پھر ان کا مقابلہ حلب یا دمشق کے نواح میں عیسائیوں سے ہوگا۔ تین شدید ترین مقابلوں اور خوفناک حملوں کے بعد لشکر اسلام فتح حاصل کرے گا۔ اس کے بعد ایک اور سخت لڑائی سے قسطنطنیہ بھی فتح ہوجائے گا۔

دجال کی آمد :

ابھی اہل اسلام لڑائی سے فارغ ہوئے ہوں گے کہ شیطان آواز دے گا کہ ''دجال تمہارے اہل وعیال میں آگیا ہے'' یہ سنتے ہی مسلمان اس طرف متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو بھیجیں گے تاکہ تحقیق کریں۔

حضور مخبر صادق ﷺ نے فرمایا کہ ''میں ان سواروں کے نام، ان کے باپوں کے نام، ان کے قبیلوں کے نام حتیٰ کہ جن گھوڑوں پر یہ سوار ہوں گے، ان کے رنگ بھی جانتا ہوں''۔

(مسلم، مشکوٰۃ)

وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے، یہ افواہ غلط ثابت ہوگی لشکر اسلام قسطنطنیہ سے روانہ ہوکر شام پہنچے گا، تو جنگ عظیم کے ساتویں سال شام وعراق کے درمیان ایک جگہ سے دجال ظاہر ہوگا۔ اس کے ظہور سے قبل دو سال قحط رہے گا۔ تیسرے سال دوران قحط ہی اس کا ظہور ہوگا۔ دجال کی ایک آنکھ اور ابرو بالکل نہ ہوگی، بلکہ جگہ ہموار ہوگی، وہ ایک بڑے گدھے پر سوار ہوگا، اس کی پیشانی پر ''ک اف ر'' (کافر) لکھا ہوا ہوگا جسے ہر صاحب ایمان خواہ پڑھا ہوا ہو یا ان پڑھ بہرحال پڑھ لے گا۔

دجال کی شیطانیت کی چالیں :

دجال روئے زمین پر گھومے گا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے گا۔ اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا جسے وہ جنت کہے گا اور آگ ہوگی، جسے وہ جہنم کہے گا، حالانکہ معاملہ برعکس ہوگا۔ وہ اپنے ماننے والوں کو اس باغ میں اور نہ ماننے والوں کو آگ میں ڈالے گا۔ وہ لوگوں کو عجیب و غریب شعبدے دکھائے گا، جو محض باطل ہوں گے۔ بہت سے لوگ اس کے فریب میں پھنس جائیں گے۔ لوگ دیکھیں گے کہ گویا اس کے کہنے سے بارش ہو رہی ہے۔ زمین سے پیداوار ہو رہی ہے۔ مردے زندہ ہو رہے ہیں وغیرہ وغیرہ حالانکہ یہ سب شیطانی اثرات سے ہو رہا ہوگا۔ اسی اثناء میں اس کے پیروکار ایک مومن کو پکڑ کر لائیں گے، وہ اسے دیکھتے ہی پکار اٹھے گا کہ لوگو یہ دجال ہے جس کا ہمارے نبی ﷺ نے ہم سے ذکر فرمایا ہے۔ یہ سن کر دجال کہے گا کہ اس کا سر

چھوڑ دو۔ چنانچہ ایسے ہی کیا جائے گا پھر دجال اسے کہے گا کہ مجھ پر ایمان لاؤ مگر وہ مومن صاف انکار کر دے گا۔ پھر دجال کے حکم سے اس مومن کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔ دجال ان ٹکڑوں کے درمیان سے چلے گا اور حکم دے گا کہ زندہ ہو جا وہ مومن زندہ ہو جائے گا۔ دجال اسے پھر اپنی عبادت کی دعوت دے گا۔۔ مومن کہے گا اب تو مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ تو ہی جھوٹا اور دجال ہے او پھر وہ مومن لوگوں کو کہے گا کہ بے پرواہ ہو جاؤ اب یہ کسی کو قتل نہ کر سکے گا۔ دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا مگر نہ کر سکے گا۔ پھر وہ اسے آگ میں ڈال دے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص عنداللہ بہت بڑا شہید ہوگا۔ پھر دجال شام سے اصفہان کی جانب آئے گا اور ستر ہزار یہودی وہاں اس کے پیروکار بن جائیں گے۔ پھر وہاں سے مکہ مکرمہ کی طرف آئے گا۔ مگر مکہ مکرمہ میں فرشتوں کی محافظت کے سبب داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر مدینہ طیبہ کی طرف قصد کرے گا، مگر وہاں بھی فرشتوں کی محافظت کی وجہ سے خائب و خاسر لوٹے گا۔ البتہ کچھ لوگ ان شہروں سے باہر آ کر اس کے دام میں پھنس جائیں گے۔ دجال یہاں سے واپس شام کا ارادہ کرے گا۔

حضرت امام مہدی کا دجال سے ٹکراؤ اور حضرت عیسیٰؑ کی آمدِ دنیا :

دجال کے دمشق پہنچنے سے قبل امام مہدی وہاں پہنچ کر اس سے مقابلہ کی تیاری فرما چکے ہوں گے۔ اسی دوران اچانک اللہ تعالیٰ نماز کے وقتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے نہایت نورانی شکل میں دمشق کے مشرقی جانب سفید منارہ پر نزول فرمائیں گے اور حضرت امام مہدی کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے۔ پھر لشکر اسلام کا لشکر دجال سے مقابلہ ہوگا، بڑا گھسان کا معرکہ ہوگا، اس وقت عیسیٰ علیہ اسلام کے سانس میں خاصیت ہوگی کہ جب بھی کافر تک آپ کا سانس پہنچے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، دجال آپ کے سانس سے بچنے کے لئے بھاگ کھڑا ہوگا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب فرمائیں گے اور بیت المقدس کے قریب مقام ''لد'' کے دروازے کے قریب نیزہ مار کر اسے قتل کر دیں گے۔ پھر اہل اسلام لشکر دجال کے قتل میں مشغول ہوں گے، یہودیوں کو کوئی

شے پناہ نہ دے گی، حتیٰ کہ اگر یہودی کسی پتھر کی اوٹ میں چھپا ہوگا تو وہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ یہاں یہودی ہے۔ زمین پر دجال کا فتنہ چالیس دن رہے گا۔ اس فتنہ کے فرو ہو جانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصلاحات میں مشغول ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیا جائے گا، خنزیر کو قتل کر دیا جائے گا۔ کفار کے لئے سوائے قبول اسلام یا قتل کے کوئی تیسرا حکم نہ ہوگا۔ تمام کافر (عیسائی، یہودی، دیگر مشرک) مسلمان ہو جائیں گے۔ امام مہدی کی خلافت سات آٹھ یا نو سال ہوگی۔ اس کے بعد حضرت امام علیہ اسلام کا وصال ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یاجوج ماجوج

اس کے بعد لوگ امن وچین کی زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی طرف وحی آئے گی کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو نکالنے والا ہے کہ جن سے مقابلہ کی کسی کو ہمت نہیں ہے۔ اس لئے تم کوہ طور کی طرف نکل جاؤ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اہل ایمان کے ساتھ قطعہ طور میں پناہ گزین ہو جائیں گے۔ اس وقت یاجوج و ماجوج نکل پڑیں گے جو اس قدر کثرت سے ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت جب بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گی تو اس کا تمام پانی پی جائے گی۔ پھر آخری جماعت گزرے گی، تو کہے گی یہاں کبھی پانی نہ تھا، وہ زمین میں بہت قتل و غارت گری کریں گے۔ پھر وہ کہیں گے کہ اہل زمین تو ہم نے ہلاک کر دیئے، آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں۔ چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس لوٹا دے گا، اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی قلعہ میں محصور ہوں گے، وہاں سخت قحط ہوگا، پھر آپ ان کے حق میں بددعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ہلاک فرما دے گا۔ اہل ایمان جب قلعہ سے اتر کر دیکھیں گے تو زمین پر ایک بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہ ہوگی، جہاں کوئی مردہ یا اسی کی چربی نہ پڑی ہو، سخت بدبو اٹھ رہی ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے پرندے بھیجے گا جو ان

کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا، لے جائیں گے۔ اس کے بعد موسلا دھار بارش ہوگی جس سے زمین دھل جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام چالیس سال تک اس دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ آپ نکاح بھی فرمائیں گے، اولاد بھی ہوگی، پھر انتقال فرما جائیں گے اور حضور سرور عالم ﷺ کے روضہ انور میں دفن ہوں گے۔ پھر زمین پر کچھ عرصہ عدل وانصاف رہے گا۔ مگر پھر کفر وجہالت شروع ہو جائے گی۔ اسی اثناء میں ایک مکان مشرق میں اور ایک مغرب میں غرق ہو جائے گا۔

دخان

اس کے بعد ایک دن اچانک ایک بڑا دھواں آسمان پر نمودار ہوگا جو چالیس روز تک رہے گا جس سے مسلمان زکام میں مبتلا ہو جائیں گے جب کہ کافروں اور منافقوں پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ کوئی ایک، کوئی دو اور کوئی تین دن بعد ہوش میں آئے گا۔

مغرب سے طلوع آفتاب

اس واقعہ کے بعد ماہ ذی الحجہ میں یوم نحر کے بعد رات اس قدر طویل ہو جائے گی کہ بچے چلا اٹھیں گے۔ مسافر تنگ دل اور مویشی چراگاہ کے لئے بے قرار ہو جائیں گے یہاں تک کہ لوگ اس بے چینی کی وجہ سے نالہ وزاری کریں گے اور توبہ توبہ پکاریں گے۔ آخر تین چار شب کی مقدار میں رات دراز ہونے کے بعد حالت اضطراب میں سورج مغرب کی طرف سے چاند گرہن کی طرح (یعنی گرہن لگے ہوئے) تھوڑی سی روشنی لے کر نکلے گا تھوڑا سا بلند ہوگا، پھر مغرب ہی میں غروب ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر حسب معمول سورج مشرق سے طلوع ہوتا رہے گا۔

دابۃ الارض

دوسرے روز لوگ اسیٰ کا ذکر کر رہے ہوں گے کہ کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور اس

سے ایک عجیب شکل کا جاندار نکلے گا جسے ''دابۃ الارض'' کہتے ہیں۔اس کے بعد وہ یمن میں ظاہر ہوکر غائب ہوجائے گا۔ پھر دوبارہ مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوگا۔اس کے ایک ہاتھ میں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا عصاء اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ اتنی تیزی سے شہروں کا دورہ کرے گا کہ کوئی بھی بھاگنے والا اس سے بچ نہ سکے گا۔ وہ ہر اہل ایمان کی پیشانی پر عصائے موسیٰ سے ایک نورانی خط کھینچے گا جس سے اس کا تمام چہرہ منور ہوجائے گا، اور ہر کافر کی ناک یا گردن پر خاتم سلیمان سے مہر لگادے گا جس سے ہر کافر کا چہرہ سیاہ اور بے رونق ہوجائے گا۔اس کے بعد ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی جس سے ہر صاحب ایمان کے پہلو میں درد ہوگا۔ پھر افضل فاضل سے، فاضل ناقص سے اور ناقص فاسق سے پہلے مرنا شروع ہوجائیں گے، یہاں کہ کوئی بھی ایمان والا باقی نہ رہے گا۔ بعد ازاں کفار حبشہ کا غلبہ ہوگا اور ان کی سلطنت قائم ہوجائے گی۔ وہ خانہ کعبہ کو گرادیں گے، حج موقوف ہوجائے گا۔ قرآن پاک دلوں سے، زبانوں اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا۔ خدا ترسی اور خوف آخرت دلوں سے ختم ہوجائے گا۔ شرم وحیا نام کی کوئی شے نہ ہوگی۔ آدمی گدھوں اور کتوں کی مانند، دوستوں کے سامنے جماع کریں گے۔ ظلم وجبر میں اضافہ ہوجائے گا۔ قحط سالی شروع ہوجائے گی۔

ایک بڑی آگ کا ظہور

اس وقت ملک شام میں کچھ ارزانی ہوگی، لوگ بمعہ اہل وعیال شام کو روزانہ ہوجائیں گے۔ اسی دوران ایک بڑی آگ جنوب کی طرف سے ظاہر ہوگی جو لوگوں کا تعاقب کرے گی، یہاں تک کہ لوگ شام پہنچ جائیں گے، پھر وہ آگ غائب ہوجائے گی۔

نفخ صور

اس کے بعد چند سال تک لوگ عیش وعشرت اور غفلت کی زندگی بسر کریں گے۔ بت پرستی عام ہوجائے گی۔ کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہوگا۔ پھر یکایک بروز جمعہ جو کہ یوم عاشورہ بھی ہوگا۔

صبح کے وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ، حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ اس کی آواز ایک زبردست چنگاڑ کی صورت اختیار کر جائے گی۔ آواز کے صدمہ سے زمین کانپ رہی ہوگی، جنگلی جانور شہر اور شہروں کے مکین جنگلوں کی طرف بھاگیں گے۔ انسان و حیوان سخت خوفزدہ اور سرگرداں ہوں گے۔ آواز مسلسل بڑھتی ہی جائے گی، حتیٰ کہ انسان و حیوان سب کے سب اس کی شدت کے صدمہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔ آواز کی شدت میں اضافہ ہی ہوتا جائے گا جس سے پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر فضاؤں میں بکھر جائیں گے۔ چاند، ستارے، سورج سب ٹوٹ پھوٹ کر فضاؤں میں بکھر جائیں گے۔ حتیٰ کہ تمام کائنات تباہ و ہلاک ہو جائے گی۔ خداوند کریم جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وُجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

''جو کچھ اس پر ہے وہ سب فنا ہونے والا ہے، صرف آپ کا پروردگار ہی باقی رہنے والا ہے جو جلالت و بزرگی والا ہے۔'' یعنی وہ وقت آجائے گا کہ سوائے ذات باری تعالیٰ جل شانہ کچھ نہ ہوگا۔ (سیرت امام الانبیاء بحوالہ مختلف کتب احادیث)

چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کرنے میں سبقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کرنے میں سبقت کرو۔

- ☆ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے
- ☆ دھویں
- ☆ دجال
- ☆ دابۃ الارض
- ☆ تم میں سے کسی ایک کی موت
- ☆ یا سب کی موت یعنی قیامت

شرح صحیح مسلم شریف رقم الحدیث 7266

کتاب الفتن واشراط الساعۃ جلد سابع صفحہ 836

حضرت امام مہدی

محترم قارئین کرام! آپ نے علامات القیامۃ میں حضرت امام مہدی ﷺ کا ذکر مبارک پڑھا کہ آپ کی تشریف آوری قیامت کی علامتوں میں سے ہے۔ اور آپ کے دور خلافت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ چونکہ ان دونوں شخصیات کا تذکرہ احادیث مبارکہ میں بکثرت ہے۔ اور دونوں کو اہل ایمان کی نظر میں نہایت عزت وعظمت کا مقام حاصل ہے۔ اس لئے کئی لوگوں کے ذہن میں یہ خبط سمایا کہ شاید وہی امام مہدی یا عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ دراصل عوام الناس جب کسی کم ظرف انسان کی زیادہ عزت کرنے لگتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو ہوا میں اڑاتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ جبکہ بعض بے چارے عوام الناس میں عزت تو نہیں پا سکتے مگر وہ خود کو اپنے آپ میں ایک عظیم انسان سمجھتے ہیں اور یہ حالت ایک دماغی مرض کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جسے (delusions) کہا جاتا ہے۔ تاریخ اسلام میں ایسے بہت سے انسانوں کا ذکر ملے گا جنہوں نے دعویٰ نبوت یا دعویٰ مہدیت کیا۔ ماضی قریب کا سب سے مشہور مدعی مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے خود کو کبھی تو نبی کہا کبھی مسیح موعود اور کبھی مہدی، ابھی چند ماہ قبل لاہور کے ایک صاحب ابوالحسنین یوسف علی کا چرچا اخبارات کی زینت بنا جبکہ ان دنوں ریاض احمد صاحب گوہر شاہی کے بارہ میں اعلان کیا جارہا ہے وہ امام مہدی ہیں۔

محترم قارئین کرام! اللہ رب العزت کا احسان وشکر ہے کہ اس نے ہمیں لاوارث یا اندھا بنا کر نہیں چھوڑا بلکہ ہمیں ایسا رسول رحمت ﷺ عطا فرمایا کہ جن کو خود خالق کائنات نے ''سراجاً منیراً'' چمکتا ہوا سورج فرمایا اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے ہر چیز کو روز روشن کی طرح عیاں فرما دیا۔ پھر پوری کائنات میں اعلان فرمایا کہ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْ مَاشَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (النساء65)

''یعنی (اے محبوب علیک السلام) تمہارے رب کی قسم وہ اس وقت تک صاحب ایمان نہ ہوں گے جب تک وہ اپنے تمام تنازعات (جھگڑوں، الجھنوں) میں تمہیں اپنا حاکم نہ بنائیں۔

پھر تم جو بھی فیصلہ فرما دو اس کے بارہ میں وہ اپنے دل میں کوئی رکاوٹ نہ پائیں بلکہ مکمل طور پر سے تسلیم کر لیں"۔

اس آیۃ کریمہ کے شان نزول کے بارہ میں حضرت عروہ ﷺ سے مروی ہے کہ حرہ کے ایک پہاڑی نالے کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرنے کے سلسلہ میں ایک انصاری کے ساتھ حضرت زبیر ﷺ کا جھگڑا ہو گیا۔ دونوں فیصلہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (چونکہ حضرت زبیر ﷺ کا کھیت اوپر کی جانب تھا اس لئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "زبیر پہلے تم سینچ لو پھر اپنے ہمسائے کی زمین کی طرف پانی چھوڑ دو" اس پر وہ انصاری ناراض ہو گیا اور بولا "یا رسول اللہ ﷺ اس فیصلہ کی وجہ یہ کہ زبیر آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر حضور سرور کونین ﷺ کے رخ انور کا رنگ بدل گیا اور ارشاد فرمایا "زبیر زمین سینچنے کے بعد پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کہ کھیت کی منڈیر تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے پڑوسی کی جانب چھوڑ دو اس طرح آپ ﷺ نے حضرت زبیر ﷺ کو پورا حق دیا جبکہ صریح حکم میں انصاری نے آپ ﷺ کو ناراض کر دیا۔ حالانکہ پہلے آپ ﷺ نے ایسا مشورہ دیا تھا کہ جس میں دونوں کے لئے فراخی تھی۔

(بخاری مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ، مظہری)

امام محی السنہ نے فرمایا کہ مجاہد اور شعبی سے اس آیۃ مبارکہ کا شان نزول یوں مروی ہے کہ "بشر" منافق اور ایک یہودی کے درمیان کوئی جھگڑا تھا دونوں فیصلہ کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضور اکرم ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا، کیونکہ وہ سچا تھا، منافق یہودی سے بولا چلو حضرت عمر ﷺ کے پاس چلتے ہیں اور فیصلہ کرواتے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں فاروق اعظم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قصہ بیان کیا، یہودی نے کہا "اے عمر فیصلہ کرنے سے پہلے یاد رکھنا کہ اس سے قبل تمہارے نبی میرے حق میں فیصلہ دے چکے ہیں مگر یہ (منافق) نہیں مانا، یہ سن کر حضرت عمر ﷺ نے فرمایا "ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں" یہ کہہ کر آپ اندر گئے اور تلوار نکال لائے اور آتے ہی منافق کی گردن اڑا دی اور فرمایا "جس کو میرے آقا رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ قبول نہیں عمر کے اس کا فیصلہ یہی ہے (یعنی اسے قتل کر دیا جائے) چنانچہ اس کے کچھ ساتھی

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی کہ حضرت عمر نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے اس سے جواب طلبی فرمائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا'' مجھے تو عمر رضی اللہ عنہ سے یہ امید نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کریں'' پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دربار اقدس میں طلب فرما کر ارشاد فرمایا'' اے عمر تم نے اس آدمی کو کیوں قتل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ مرتد تھا اس لئے قتل کیا، منافق کے ساتھیوں نے اس کے ایمان کی گواہی دی اسی وقت حضرت جبرائیل امین علیہ اسلام قرآن کریم کی مذکورہ آیۂ مبارکہ لے کر حاضر ہو گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس خون سے بری قرار دے دیا۔ (مظہری ابن ابی حاتم سے، تاریخ الخلفاء للسیوطی)

عزیزان گرامی قدر! یاد رکھئے کوئی شخص خود اپنی نظر میں، کمیٹی کے دفتر میں، مسجد کے مولوی صاحب یا دنیا والوں کی نظر میں تو سچا مسلمان اور پکا عاشق رسول ہو سکتا ہے مگر رب ذوالجلال خالق کائنات جل شانہ اپنی ذات بے نیاز کی قسم ذکر فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ وہ بدنصیب ہرگز ہرگز ایمان والا نہیں ہو سکتا جو رسول کریم ﷺ کے فیصلہ کو قبول کرنے سے انکاری ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اطاعت و اتباع نبوی کا حکم دیا گیا ہے بلکہ یہاں فرما دیا کہ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه

''یعنی جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی حقیقت میں اسی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔ اور جس نصیبوں جلے نے اس میں شک کیا قرآن کریم کی زبان میں اسے منافق کہا گیا اور ان کی تردید میں بہت سی آیات مبارکہ کے علاوہ پوری سورۃ منافقون بھی نازل فرمائی گئی۔ ایک طرف تو سب اہل ایمان کو حکم دیا کہ

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْئٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِه

''یعنی اگر تم میں کسی بھی بات پر جھگڑا ہو تو فیصلہ کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو''۔

اور دوسری طرف جو لوگ نہ مانیں ان کے عبرتناک انجام کی خبر دیتے ہوئے۔ احساس

دلایا کہ یادرکھو وہ لوگ جہنم کی آگ میں تڑپتے ہوئے افسوس وحسرت کے ساتھ یوں کہہ رہے ہوں گے کہ

یَالَیْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (الاحزاب66)

''ہائے افسوس۔اے کاش کہ کہیں ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مان لیا ہوتا''

مگر یادرکھیۓ اس وقت کف افسوس ملنا بے کار ہوگا کیونکہ

وقت پر کافی قطرہ آب خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت برسا مینہ تو پھر کس کام کا

محترم قارئین کرام! اس گفتگو کے بعد اگر آپ کا جذبہ اخلاص بیدار ہو گیا ہے تو آیئے ''مسئلہ امام مہدی'' کو بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ مخبر صادق نبی محترم ﷺ نے کس شخصیت کو ''مہدی'' قرار دیا ہے۔اس بارے ہمیں تاویلات رکیکہ کی قینچی سے قطع و برید نہیں کرنا ہوگی بلکہ بحیثیت صاحب ایمان اپنے آقا علیہ السلام کا ہر فیصلہ من وعن قبول کرنا ہوگا۔

(وما توفیقی الا باللہ و ھویھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم)

فتنہ کے زمانہ میں عبادت کی فضیلت

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فتنہ کے زمانہ میں عبادت کرنے کا اجر میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔

شرح صحیح مسلم شریف رقم الحدیث7269

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

حضرت امام مہدی کا حسب و نسب :

حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''مہدی میری نسل سے اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوں گے''۔

آپ اور آپ کے والد گرامی کا نام :

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی حتیٰ کہ میرے گھر والوں میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ بنے گا اس کا نام میرا نام ہی ہوگا (یعنی محمد) (ترمذی)

ابوداؤد شریف میں یہ بھی ہے کہ فرمایا ''اگر بالفرض دنیا کا ایک دن بھی باقی رہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کو دراز فرما دیتا حتیٰ کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ اس شخص (مہدی) کو بھیجتا جو مجھ سے ہے (یا فرمایا) میری اہل بیت سے ہے اس کا نام میرا نام (یعنی محمد) اور اس کے باپ کا نام میرے باپ (یعنی عبداللہ) کے نام پر ہوگا وہ آسمان وزمین کو انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم اور زیادتیوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

مہدی امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونگے !

ابواسحاق فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے شہزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سید فرمایا، اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جو تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہوگا وہ (مہدی) خلق میں تو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں گے مگر تخلیق میں نہیں پھر آپ نے وہ پورا قصہ بیان فرمایا کہ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت امام مہدی کا حلیہ مبارک :

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مہدی مجھ سے ہیں۔ اس

کی پیشانی کشادہ اور بلند (خوبصورت) ناک ہوگی وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے کہ جس طرح پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

آپ ﷺ کے ظہور کی جگہ اور مدت حکومت :

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف ہوگا تو ایک شخص اہل مدینہ سے بڑی تیزی کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف آئے گا۔ پھر مکہ والوں میں سے کچھ لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہو کر گھر سے باہر آنے پر مجبور کریں گے حالانکہ وہ صاحب اس بات کو ناپسند کر رہے ہوں گے، پھر لوگ مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان (خانہ کعبہ کے جوار میں) ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر ملک شام سے ایک لشکر ان پر حملہ کی غرض سے چڑھائی کرے گا جسے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک میدان میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ان کے پاس شام سے ابدال اور اہل عراق آئیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش کا ایک شخص ظاہر ہوگا اس کے ننھال قبیلہ بنو کلب سے ہوں گے وہ ان کی طرف لشکر بھیجے گا جو بنو کلب والوں کا لشکر ہوگا۔ وہ (مہدی) اس لشکر پر غالب آجائیں گے پھر وہ لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کریں گے ان کے دور میں اسلام اپنی گردن زمین پر بچھا دے گا (یعنی پوری طرح نافذ ہو جائے گا) پھر وہ سات سال تک دنیا میں رہیں گے پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مہدی مجھ سے ہیں۔ وہ سات سال تک حکومت کریں گے۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت امام مہدی کے دور خلافت میں دولت کی فراوانی :

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مصیبت کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پہنچنے والی ہے (یعنی شدید ترین ظلم وستم) حتیٰ کہ آدمی کو کوئی ایسی جائے پناہ نہ مل سکے گی

جہاں ظلم سے پناہ لے سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ میری اولاد سے اور میرے اہل بیت سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جیسے کہ وہ (قبل ازیں) ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔ زمین وآسمان والے اس سے راضی ہوجائیں گے اور آسمان اپنی باران رحمت کا ایک ایک قطرہ برسا دے گا اور زمین اپنی تمام تر سبزی اگا دے گی (یعنی غلے اور پھولوں کے انبار لگ جائیں گے) حتیٰ کہ (اس فراوانی کو دیکھ کر) لوگ اپنے مُردوں کی تمنا کریں گے (کہ اے کاش آج وہ بھی ہوتے تو نفع اٹھاتے کیونکہ وہ تو ظلم کے زمانہ میں مرگئے) وہ (مہدی ﷺ) اسی حالت میں سات سال یا آٹھ سال یا نو سال (راوی کو شک ہے) زندہ رہیں گے۔ (حاکم ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (امام) مہدی ﷺ کا قصہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ ان کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے کچھ عطا فرمایئے، مجھے کچھ عطا فرمایئے، آپ ﷺ نے فرمایا مہدی اس کے کپڑے میں لپ بھر بھر کر ڈالتے جائیں گے اور اتنا دیں گے کہ جس قدر اٹھانے کی طاقت اس میں ہوگی۔ (ترمذی)

آپ ﷺ کے معاونین :

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماوراء النھر سے ایک شخص نکلے گا اسے حارث کہا جائے گا وہ کسان ہوگا اس کے لشکر کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جسے منصور کہا جائے گا وہ آل نبی ﷺ کو اسی طرح (عزت واحترام) سے جگہ دے گا جس طرح (بعض) قریش (مثلاً حضرت حمزہ، عباس وابو طالب) نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو جگہ دی تھی ہر صاحب ایمان پر واجب ہے وہ اس کی مدد کرے یا فرمایا کہ اس کا حکم مانے۔ (ابوداؤد)

قارئین کرام! احادیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ سے اس بندہ ناچیز (مولف کتاب) نے چند احادیث مبارکہ کا ترجمہ آپ کے پیش نظر کیا ہے جن سے صاف عیاں ہے کہ حضرت امام

مہدی ﷺ کون ہیں وہ کس کی نسل پاک سے ہوں گے، سیدہ فاطمۃ الزہرہ ﷺ کے کس لخت جگر کی اولاد سے ہوں گے ان کے والد ذی وقار کا اسم گرامی کیا ہوگا، خود ان کا اپنا نام کیا ہوگا ان کا ظہور کہاں ہوگا۔ سب سے اول ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے کون ہوں گے اور سب سے پہلے کس مقام پر بیعت کی جائے گی۔ اور وہ دعویٰ خلافت خود کریں گے یا عوام الناس مجبور کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر ان کی حیثیت عام شخص جیسی ہوگی یا سلطان زمانہ ہوں گے یہ سب ان احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ حق کے متلاشی اور ماننے والے کے لئے یہ ہی بہت کچھ ہے، جبکہ نہ ماننے والوں نے اپنی آنکھوں سے چاند کو ٹکڑے ہوتے ہوئے بھی دیکھا مگر پھر انکار کر دیا، بحر حال اتنی سی بات ضرور ہے کہ کوئی کل روز محشر بارگاہ رب العزت میں کم از کم یہ نہیں کہہ سکے گا کہ اے اللہ تعالیٰ میں دھوکے میں رہا مجھے حقائق کا علم نہیں تھا۔ باقی رہی ہدایت تو واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم

''یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف چلاتا ہے۔''

وما توفیقی الا باللہ وما علی الاالبلاغ

حضور سرور عالم ﷺ کے غلاموں کا ایک ادنیٰ غلام

سید محمد سعید الحسن (عفی عنہ)

شب دوشنبہ 23 ذی العقدہ بمطابق 22 مارچ سنہ 1998ء

قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں سے بچنے کیلئے دعا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ وَحَنٰی جِبْھَتَہٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

(رواہ الترمذی)

روایت ہے حضرت ابوسعید خدری سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی میں کیسے خوشی کروں حالانکہ صور (پھونکنے) والا فرشتہ ہاتھ میں لئے ہوئے ہے اور اپنے کان لگائے ہوئے ہیں اور اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہیں انتظار کر رہے ہیں کہ کب پھونکنے کا حکم دیا جاوے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کہ قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں سے بچنے کیلئے ہم کیا کریں؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

ہم کو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

(بحوالہ مراۃ شرح مشکوۃ جلد ہفتم صفحہ نمبر 360)

پیر طریقت سیّد محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی دیگر تصانیف

منفرد اور بے مثل کتب

ہر مسلمان گھرانے کیلئے

سیرتِ امام الانبیاء ﷺ

خاندانِ مصطفی ﷺ

رہبرِ زندگی مع طب نبوی ﷺ

اسلامی جہاد

صلاۃُ الرسول ﷺ

اخلاق کریمہ ﷺ کی ضیا پاشیاں

کتاب الحج

کتاب الزکوٰۃ

ریاض الجنۃ

مفتاح الجنۃ

کتاب الصوم

قربانی کے ضروری مسائل

کتاب الطلاق

تاجدار بطحا (نعتیہ کلام)

انسان درندہ کیوں

اتحادِ اُمت

تاجدار کربلا

ذکرِ حسین

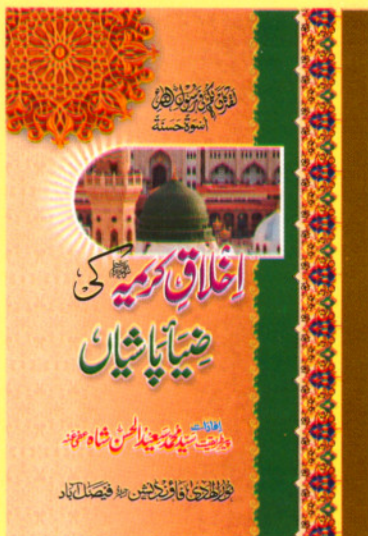
سازش کا انکشاف

حضرت امام مہدی

دعوت انصاف و عمل

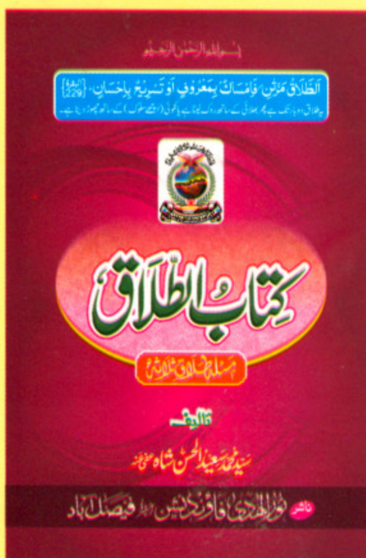
فوز و فلاح

پیر طریقت سید سعید الحسن شاہ صاحب کی دیگر تصنیفات









Hizbul Islam Printers 0300-6689936

Design Studio 0300-8684810